السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ بنام حاجانی جنندل عرف نسیم تقریبا ایک مہینہ پہلے انتقال کرگئی جس کی اولاد نہیں ہے۔

اس کی تہائی ملکیت 39-36 ایکڑزمین ہے اورایک جگہ (مکان وغیرہ) شہر میں ہے، اوپر مذکورہ مرحومہ نے درج ذیل وارثوں کو چھوڑا ہے۔ دو سگی بہنیں، ایک خاوند، شریعت محمدی کے مطابق وضاحت کریں کہ مذکورہ ملکیت مذکورہ ورثاء میں کس طرح، کتنی کتنی تقسیم ہوگی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یادرہے کہ سب سے پہلے میت کی ملکیت میں سے اس کے کفن دفن کا خرچہ نکالا جائے، پھر اگر کوئی قرض تھا تو اسے ادا کیا جائے، اس کے بعد اگر کوئی وصیت کی تھی تو اس کو کل مال کے تیسرے حصے سے پورا کیا جائے، پھر باقی ملکیت کو ایک روپیہ تصور کرکے مذکورہ ملکیت منقولہ غیر منقولہ کو اس طرح تقسیم کریں گے۔

فوت ہونے والی جنندل عرف نسیم کل ملکیت 1 روپیہ

وارث: خاوند 8 آنے، بہن 4 آنے، بہن 4 آنے

جدید اعشاریہ نظام تقسیم

کل ملکیت 100

خاوند 2/1 50

2 بہنیں 3/2 25.50 فی کس

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 612

محدث فتویٰ